ترکی کے نظام تعلیم کا ارتقائی سفر اور پاکستان کے نظام تعلیم سے تقابلی جائزہ، ایک تحقیقی مطالعہ

The evolutionary journey of The Turkish education system, and a comparative study with Pakistan's education system, a research study.

DOI: 10.5281/zenodo.7500283

ڈاکٹر نثار اختر*

وحید عبداللہ خان **

وقار احمد ***

Abstract

Turkey is one of the most important Muslim states in modern era. Turkey is one of the Muslim countries where the literacy rate is much better than other Muslim countries. If it is said that Turkey can be an example for modern Muslim countries, this statement would not be an exaggeration. According to the Countrymeters report, Turkey's literacy rate in 2022 was 95.12%, while the literacy rate for 15 to 24 year-olds was 99.25%, this suggests that Turkey is one of the most developed countries in the world.

In this article we analysis the Turkish education system and try to find out how Turkey achieved these victories in the field of education. After analyzing the Turkish education system, this system has been compared with the education system of Pakistan, and the fundamental flaws in Pakistan's education system have been identified in the context of Turkey's education system , and the steps to be taken for their best solution have also been discussed.

Keywords: *Turkey، important، modern، countries، exaggeration*

دور جدید کی مسلمان ریاستوں میں ترکی کا شمار ایک اہم ترین ریاست میں ہوتا ہے، ترکی ان مسلم ممالک میں شامل ہے جہاں کی شرح خواندگی دوسرے مسلم ممالک سے کہیں بہتر ہے، اگر یہ کہا جائے کہ ترکی جدید مسلم ممالک کیلئے ایک مثال بن سکتا ہے تو اس قول میں کچھ بھی مبالغہ نہیں ہوگا۔ Countrymeters کی رپورٹ کے مطابق 2022ء میں ترکی کی شرح خواندگی 95.12٪ ہے، ترکی کے باسیوں میں پندرہ سال سے چوبیس سال تک کے عمر والے افراد کی شرح خواندگی 99.25٪ ہے، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ترکی کا شمار کس قدر ترقی یافتہ تعلیمی ممالک میں ہوتا ہے۔[1]

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، اقرء یونیورسٹی کراچی کیمپس

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، ہائر ایجوکیشن پشاور

*** پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز، عبد الوالی خان یونیورسٹی مردان

اس آرٹیکل میں ہم ترکی کے نظام تعلیم کا تفصیلی جائزہ لیں گے اور ان وجوہات کا تجزیہ کریں گے جن کی وجہ سے ترکی نے تعلیم کے میدان میں یہ فتوحات حاصل کی ، چونکہ ترکی ایک عظیم اسلامی ریاست رہا ہے اس لیے سب سے پہلے تاریخی اعتبار سے اس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

ترکی کے نظام تعلیم کا تاریخی پس منظر۔

خلافت عثمانی اسلامی تاریخ کا ایک درخشندہ ستارہ تھی، اپنی پیدائش 1299ء سے 1922ء تک وحدت امت کی علامت رہی اور اس کے پارہ پارہ ہو جانے کے بعد امت بھی تقسیم کا شکار ہو گئی، خلافت عثمانیہ کی ایک ممتاز خوبی اسکا عظیم نظام تعلیم تھا، ڈاکٹر محمد عزیر اپنے مبسوط مقالے تاریخ دولت عثمانیہ کی جلد دوم میں خلافت عثمانیہ کے تعلیمی نظام سے متعلق رقم طراز ہے کہ:

"تعلیم کا ذوق یوں تو سلاطین عثمانیہ کو شروع ہی سے تھا لیکن محمد فاتح اپنے تمام پیشرووں سے بڑھ گیا، اسی نے سلسلہ علماء کو قائم کر کے سلطنت کے مفتیوں اور قاضیوں کی تعلیم و ترقی کا ضابطہ مرتب کیا، مکاتب و مدارس سلطنت کے ہر حصہ میں کثرت سے قائم تھے، یہ مسجدوں سے متعلق ہوتے تھے اور ان کے اخراجات وقف کی آمدنی سے پورے کیے جاتے، مکاتب یعنی ابتدائی اسکولوں میں تعلیم مفت تھی اور اکثر طلباء کے قیام و طعام کا انتظام بھی وقف کی آمدنی سے ہوتا تھا، اعلی تعلیم کے مدارس میں بھی طلبہ کو جزوی طور پر امداد دی جاتی تھی، ان تمام لوگوں کو جو ادارہ اسلامیہ میں کوئی سرکاری عہدہ چاہتے تھے کسی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونا لازمی تھا، جب تک وہ زیر تعلیم رہتے انہیں سوفتہ کہا جاتا، نصاب پورا کرنے کے بعد دانشمند کی سند مل جاتی تھی، وہ طلبہ جو مکاتب کے معلمین یا مساجد کی امامت وغیرہ کے عہدوں پر قناعت کر لیتے ان کیلئے یہ سند کافی تھی، لیکن جو مفتی یا قاضی بننے کا حوصلہ رکھتے تھے انہیں قانون کا ایک اعلی نصاب پورا کرنا پڑتا تھا، مفتی اعظم خود ان کا امتحان لیتے تھے اور کامیاب ہونے کی صورت میں انہیں ملازم کی سند دی جاتی تھی، اسی جماعت سے اونچے درجہ کے مدرس بھی مقرر کیے جاتے تھے۔[2]

Dr.Elisabeth Özdalga اپنی کتاب Islamic Education in Turkey میں ترکی کے نظام تعلیم کی مختصر تاریخ یوں بیان فرماتی ہیں کہ سلطنت عثمانیہ میں دور دراز علاقوں سے اہل طلباء کو جمع کیا جاتا تھا اور ریاست ان کے نان و نفقے کی ذمہ دار ہوا کرتی تھی، ان طالب علموں کو بہترین نظام تعلیم فراہم کیا جاتا تھا۔ اس نظام تعلیم میں قرآن و سنت ، اصول فقہ ، تاریخ ، تصوف ، طب اور فلسفے کی تعلیم دی جاتی تھی، اسی طرح ترکی ، عربی اور فارسی زبانوں پر اعلیٰ ترین سطح کی مہارت فراہم کی جاتی

۔سقوط خلافت اور ترکی کے ایک قومی ریاست بن جانے کے بعد سیکولر نظام تعلیم کو رواج دیا گیا اور کوشش یہ کی گئی کہ جس قدر دینی تعلیم کو کم کیا جائے اسی درجہ ریاست کا زیادہ سے زیادہ سیکولر ہونا ممکن ہو گا۔

ڈاکٹر صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ:

"عربی رسم الخط کو ختم کرنے کا مقصد بھی ترک عوام کو قرآن کی زبان سے دور کرنا تھا۔ یہ اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ سیکولرازم نئے تعلیمی پروگرام کے سنگ بنیادوں میں سے ایک تھا۔ ثقافتی اصلاحات کو ان اصلاحات کے ساتھ مضبوطی سے مربوط کیا گیا، جس کا مقصد مذہب کو ریاستی کنٹرول میں رکھنا تھا۔ خلافت کو 1924 میں ختم کر دیا گیا، جبکہ 1928 میں جمہوریہ کے پہلے آئین کے آرٹیکل 2 کو ختم کر دیا گیا۔" [3]

<u>دور جدید کا ترکی اور کمال اتاترک کے دور میں ہونے والی تبدیلیاں</u>

i. گو کہ کمال اتاترک نے ترکی کے نظام تعلیم کو بڑے پیمانے پر سیکولرائز کیا لیکن اسکے ساتھ ہی ساتھ ریفارمز بھی کیے گئے اور تعلیمی معیار و خواندگی کی شرح بھی بہت اچھے طریقے سے بلند ہوئی۔ کمال اتاترک نے جو چند امور اختیار کیے وہ درج ذیل ہیں، ان کے ذریعے ہم ترکی کے نظام تعلیم کی ترقی کے مدارج کو سمجھ سکتے ہیں۔

ii. تعلیمی نظام کو بڑے پیمانے پر تبدیل کیا گیا اور سائنسی علوم کو خاص طور پر شاملِ نصاب کیا گیا۔

iii. ریاست نے تعلیمی نظام کی مکمل اونرشپ لی اور نظام تعلیم کو ریاستی سطح سے ریگولیٹ کیا گیا۔

iv. تعلیمی نظام میں طبقاتی فرق کو ختم کیا گیا اور تمام لوگوں کیلئے یکساں معیار تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی۔

v. ریاست کی طرف سے وسائل فراہم کیے گئے تاکہ ہر شہری تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہو سکے۔

vi. نصاب کے بنیادی اصول ریاست کی طرف سے متعین کیے گئے تاکہ فکری و نظریاتی اعتبار سے ریاست مخالف فکر پروان نہ چڑھ سکے۔

vii. ریاست کی طرف سے نصاب تعلیم میں عوامی شعور کو بلند کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔

viii. نصاب تعلیم بنیادی سطح پر نیشنلزم کی سوچ کو پروان چڑھاتا تھا۔

.ix نصاب تعلیم کو ہر قسم کی فرقہ واریت سے دور رکھا گیا۔

.x نظام و نصاب آسان اور سادہ رکھنے کی پوری کوشش کی گئی۔

.xi کسی بھی طرح کا فکری اور مذہبی نصاب جو ایک سیکولر ریاست کے منافی ہو اس پر پابندی عائد کر دی گئی۔

ترکی کے نظام تعلیم کی انتظامی ہیئت

.xii ترکی کا نظام تعلیم ریاست کے ماتحت ہے جس کیلئے ایک منسٹری تشکیل دی گئی ہے، اسے (Ministry of National Education) کہا جاتا ہے اس منسٹری کا کام ترکی میں تعلیمی نظم کو قائم رکھنے، نصاب تعلیم، تعلیمی رجحانات کا جائزہ لینے، تعلیمی نظام اور نصاب میں عصر حاضر کے اعتبار سے تبدیلیاں کرنے، قوانین کی تشکیل، ان کا اجراء اور ایسے ہی دیگر دوسرے تعلیمی امور کی دیکھ بھال کرنا ہے۔

.xiii ترکی میں ہر فرد کا خواندہ ہونا ضروری ہے، یہ ممکن نہیں کہ ترکی کا کوئی شہری غیر تعلیم یافتہ رہ جائے، 6 سال سے 14 سال کی عمر کے ہر بچے کو تعلیمی نظم کا حصہ ہونا انتہائی ضروری ہے۔ ریاستی سطح کے اسکولوں میں تعلیم مفت دی جاتی ہے، ترکی کی موجودہ شرح خواندگی پرائمری سطح پر 98 فیصد ہے۔ ترکی کا تعلیمی سال ستمبر / اکتوبر میں شروع ہوتا ہے اور اس کا سائیکل مئی / جون میں تکمیل کے مراحل تک پہنچتا ہے۔ ترکی میں رائج تعلیمی نظام کے مختلف شعبہ جات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

.xiv اہم سروسز درج ذیل یونٹس پر مشتمل ہیں:

1. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے پری پرائمری ایجوکیشن۔

2. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے پرائمری ایجوکیشن۔

3. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے ثانوی ایجوکیشن۔

4. طلباء کے لیے جنرل ڈائریکٹریٹ برائے ٹیکنیکل ایجوکیشن۔

5. طالبات کے لیے جنرل ڈائریکٹریٹ برائے ٹیکنیکل ایجوکیشن۔

6. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے تجارتی وسیاحتی تعلیم۔

7. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے ٹیچر ٹریننگ اینڈ ایجوکیشن۔

8. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے مذہبی تعلیم۔

9. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے غیر رسمی تعلیم۔

10. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے ہائر ایجوکیشن۔

11. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے خارجہ تعلقات۔

12. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے بیرون ممالک تعلیم و تربیت ۔

13. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے پرائیویٹ شعبہ جات۔

14. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے اسپیشل ایجوکیشن۔

15. جنرل ڈائریکٹریٹ برائے ایجوکیشنل ٹیکنالوجیز۔

16. اسکول میں جسمانی تعلیم، کھیل اور اسکاؤٹنگ کا محکمہ۔

xv. انتظامی یونٹس کو کچھ اس انداز میں تقسیم کیا گیا ہے:

1. بورڈ برائے معائنہ جات و جانچ پڑتال ۔

2. بورڈ برائے تحقیق، منصوبہ بندی اور کوآرڈینیشن۔

3. قانونی مشیر کا دفتر۔

4. وزارتی مشیر کا دفتر۔

5. پریس اینڈ پبلک ریلیشنز کونسلر کا دفتر۔

xvi. ترکی میں تعلیمی مدارج کی تقسیم کچھ اس انداز میں ہے۔

xvii. 1۔ پری اسکول (کنڈر گارٹن)

xviii. 2۔ پرائمری تعلیم

xix. 3۔ جنرل سیکنڈری تعلیم / امام ہاتپ اسکولز

xx. 4۔اعلیٰ یونیورسٹی سطح کی تعلیم

xxi. پری اسکول ایجوکیشن

xxii. اسے کنڈر گارٹن بھی کہا جاتا ہے، اسکی تعلیم چھ سال سے کم عمر کے بچوں کو دی جاتی ہے تاکہ ان میں ابتدا ہی سے تعلیمی نظام کا حصہ بننے کی استعداد پیدا ہو سکے۔

xxiii. پرائمری ایجوکیشن

xxiv. چھ سال سے چودہ سال تک کے بچے پرائمری ایجوکیشن کے دائرے میں آتے ہیں،اس کی ابتدا پہلی جماعت سے مڈل کی سطح تک ہوتی ہے جہاں طالب علم بنیادی سطح کی تعلیم میں مہارت حاصل کرتا ہے۔اس کا دورانیہ آٹھ سال کا ہوتا ہے۔

xxv. سیکنڈری ایجوکیشن

xxvi. چار سال کی جنرل سیکنڈری ایجوکیشن ہے,اس میں پندرہ سے اٹھارہ سال تک کی عمر کے طلباء وطالبات شامل ہوتے ہیں ،سیکنڈری ایجوکیشن میٹرک اور انٹر کی سطح تک کی تعلیم فراہم کرتی ہے۔

xxvii. پرائمری اور سیکنڈری کی یہ بارہ سالہ تعلیم ترکی میں لازمی تعلیم کے طور پر قانون کا ایک حصہ بنایا گیا ہے، یہ تعلیم حاصل کرنا ہر شہری پر لازم ہے، جیسا کہ NUFFIC کی رپورٹ جو کہ Education System in Turkey کے حوالے سے ہے، میں مذکور ہے کہ:

لازمی تعلیم: 6 سے 18 سال کی عمر تک (کل بارہ سال)، پرائمری تعلیم کے 8 سال اور سیکنڈری تعلیم کے 4 سال، (2013 سے پہلے صرف پرائمری تعلیم لازمی تھی) 4

xxviii. جو طلباء جنرل سیکنڈری ایجوکیشن کی تعلیم سے فارغ التحصیل ہو جاتے ہیں تو انہیں Lise Diplomesi سرٹیفیکٹ دیا جاتا ہے، اس سرٹیفیکٹ کے حصول کے بعد طالب علم یونیورسٹی کے Admission test دینے کا اہل قرار پاتا ہے۔

امام ہاتپ اسکولز .Imam Hatip Schools (مذہبی اور دینی تعلیم کے ادارے)

xxix. دور جدید کے ترکی میں سیکنڈری ایجوکیشن کے متبادل کے طور پر امام ہاتپ اسکولز بھی قائم کیے گئے ہیں، ان اسکولوں میں مذہبی نظام تعلیم کو ایک نئی شکل میں منظم کیا گیا ہے جس طرح قدیم ترکی میں(School of ministers and

preachers مدرسۃ الأئمۃ والخطباء)، (Schools for Preachers) مدرسۃ الواعظین) اور(Law of Unification of Educational Instruction توحید التدریسات) جیسے علمی ادارے موجود تھے، اسی طرح جدید ترکی میں امام ہاتپ اسکولز Imam Hatip Schools قائم کیے گئے،ان اسکولوں میں کوشش کی گئی کہ جدید طرز پر مذہبی تعلیم کو رواج دیا جاسکے۔ان اسکولوں کے قیام کا مقصد طلباء کو امام وخطیب بنانا اور طالبات کو مذہبی علوم کی معلمات بنانا ہے۔ترکی میں فی الحال مڈل اسکولوں کے آخری سال میں زیر تعلیم قابل طلباء کی دس فیصد تعداد کو ایک نئے امتحانی نظام کے تحت اسلامی تعلیم کے اسکولوں میں بھیجا جاتا ہے۔ان اسکولوں میں تعلیمی دورانیہ سیکنڈری ایجوکیشن کی طرح چار سال پر مشتمل ہوتا ہے اور ان کے نصاب میں وہ علوم پڑھائے جاتے ہیں جو کہ سیکنڈری ایجوکیشن کے نصاب میں شامل ہیں، تاہم اس کے ساتھ ساتھ دینی علوم کی تعلیم بھی مذہبی ماحول میں رہ کر طلباء اور طالبات کو دی جاتی ہے۔عام کورس کے ساتھ ساتھ ان اسکولوں میں قرآن مجید کی قراءت بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

xxx. موجودہ تعلیمی نظام ترکی کے موجودہ صدر جناب طیب اردگان کی مسلسل کوششوں کا ثمرہ ہے، تعلیمی نظام میں جتنی بھی اصلاحات عمل میں لائی گئی یہ سب ان کی طرف سے دی گئی ہدایات اور رہنمائی کی وجہ سے ہوئی،طیب اردگان پہلے ہی اپنا منشور واضح کرچکے ہیں کہ ان کا ہدف ترکی کے باسیوں اور ان کی نسلوں کو پاک کرنا ہے،اسی مقصد کیلئے امام ہاتپ اسکولز وجود میں لائے گئے جن میں الحمدللہ کچھ ہی سالوں میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد لاکھوں سے تجاوز کرچکی ہے۔[5]

امام ہاتپ اسکولز(Imam Hatip Schools) کے نظام تعلیم سے متعلق ترکی کے باشندگان کی رائے۔

امام ہاتپ اسکولز (Imam Hatip Schools) سے متعلق ترکی کے عوام میں مختلف رائے پائی جاتی ہیں، سیکولر ذہنیت کے حاملین اس نظام کی سخت مخالفت کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اب ہمارے بچیوں کو سر پر اسکارف، اور ڈھیلا ڈھالا لباس پہننا پڑے گا، یہ نظام ہمیں پیچھے کی طرف لے جانا چاہتا ہے حالانکہ ہم اپنے بچوں کو سیکولرازم کے اصولوں پر تعلیم دینا چاہتے ہیں، جبکہ دوسری طرف مذہبی سوچ کے حاملین اس طرز تعلیم سے نہ صرف مطمئن ہے بلکہ اس نظام کے قیام پر انتہائی خوش دکھائی دیتے ہیں، ان کے بقول ترکی ایک اسلامی ملک ہے اور ان کے باسیوں کو اسلامی تعلیم دینا انتہائی ضروری ہے جس کو Imam Hatip Schools انتہائی احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔[6]

xxxi. اسکولوں کی اقسام

.xxxii ترکی میں مختلف اقسام کے اسکولز ہیں جہاں معیاری تعلیم فراہم کی جاتی ہے، ان اسکولوں میں

.xxxiii 1۔ پبلک ہائی اسکول ("Normal Liseler" or "Duz Liseler")

.xxxiv 2۔ ووکیشنل ہائی اسکول (Meslek Liseleri)

.xxxv 3۔ اناتولین ہائی اسکول (Anadolu Liseleri)

.xxxvi 4۔ سپر ہائی اسکول (Super Liseler)

.xxxvii 5۔ سائنس ہائی اسکول (Fen Liseleri)

.xxxviii 6۔ پرائیویٹ ہائی اسکول (Ozel Liseler)

.xxxix اوپر دی گئی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری سرپرستی میں اسکول کی سطح پر مختلف تعلیمی ہیئت کی تنظیمیں موجود ہیں، ترکی میں آرمی اسکول بھی ہیں جنہیں کیڈٹ اسکول کہا جاتا ہے، ایسے ہی پرائیوٹ تعلیمی اداروں کو بھی گنجائش دی گئی ہے، اسی طرح ٹیکنیکل ایجوکیشن اور عام جاری تعلیمی نظام میں بھی فرق رکھا گیا ہے۔

.xl <u>ہائیر ایجوکیشن</u>

.xli ترکی میں ہر قسم کی اعلی تعلیم یونیورسٹیوں میں ہی دی جاتی ہے، اعلی تعلیمی نظام Council of Higher Education Commission. کی سرپرستی میں چلتاہے، صرف بعض انسٹیٹیوٹ ایسے ہیں جو براہ راست وزارت دفاع کے ماتحت تعلیمی عمل میں مصروف ہیں، ترکی میں پبلک سیکٹر یونیورسٹیز کے ساتھ ساتھ کئی Foundation Universities. بھی سرگرم عمل ہیں، ترکی کے تمام یونیورسٹیز میں ہر سال تعلیم کا آغاز ستمبر کے مہینے میں ہوتا ہے اور اختتام اگلے سال جون میں ہوتا ہے۔ ترکی کے بعض یونیورسٹیز میں سمر اسکولز سسٹم کا سیٹ اپ بھی موجود ہے۔

.xlii ترکی کے جامعات میں داخلہ کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ امیدوار کے پاس سیکنڈری ایجوکیشن سرٹیفکیٹ ہو اور اس کے علاوہ وہ مذکورہ دو ٹیسٹ پاس کرے۔

.xliii Basic Proficiency Test. 1.

.xliv Higher Education Institutions Exam. 2.

xlv. امیدوار طلباء کیلئے ترک یونیورسٹیوں میں ایسوسی ایٹ، بیچلر، ماسٹر اور پی ایچ ڈی لیول پر تعلیم حاصل کرنے کے مواقع میسر ہوتے ہیں۔ ایسوسی ایٹ ڈپلومہ پروگرام کا دورانیہ دو سالوں پر مشتمل ہوتا ہے، جس کی تکمیل پر شرکاء بغیر کسی امتحان کے براہ راست ڈپلومہ کی ڈگری حاصل کرنے کے اہل قرار پاتے ہیں۔ بیچلر پروگرام کا دورانیہ عموماً چار سال ہوتا ہے، جبکہ Faculty of Medicine. جیسے شعبہ جات میں یہ دورانیہ چھ سال یا اس سے زیادہ برسوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ Master Programs. میں مختلف نظام رائج ہیں، مقالہ کے ساتھ Master Program. دو برسوں پر اور مقالہ کے بغیر ڈیڑھ برس ہوتا ہے۔ Ph.D. کا تعلیمی دورانیہ ویسے تو دو سال سے پانچ سال تک ہوتا ہے تاہم اس ڈگری کے حصول کیلئے طلباء کو چار سالہ پروگرام پورا کرنا لازمی ہوتا ہے۔

xlvi. ترکی کے نظام تعلیم کا چارٹ۔

xlvii. ترکی کے نظام تعلیم کے مختلف مراحل اور ان کے دورانیہ کو درج ذیل چارٹ کی صورت میں اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔

Pre-School (Kindergarten)
6 سال سے کم عمر طلباء کیلئے
↓
Primary Education
کل دورانیہ: آٹھ سال۔
↓
Secondary Education/Imam Hatips Schools
کل دورانیہ: چار سال۔
↓
Bachelor Education
کل دورانیہ: کم از کم چار سال۔
↓
Master level Education(M.Phil)
مقالہ کے ساتھ: دو سال۔ | مقالہ کے بغیر: ڈیڑھ سال۔
↓
Ph.D Programe
کل دورانیہ: دو سے پانچ سال

xlviii. ترکی میں کیمبرج نظام تعلیم

xlix. ترکی نے اپنے نظام تعلیم میں کیمبرج ایجوکیشنل سسٹم کو بھی گنجائش دی ہے، لیکن ان میں کچھ کورسز ایسے بھی شامل کیے ہیں جن سے ترکی کی قومی وثقافتی شناخت بھی قائم رہ سکے، ترکی کے چند معروف کیمبرج اسکولز درج ذیل ہیں۔

l. 1. کیمبرج اکیڈمی -

li. 2. استنبول انٹرنیشنل اسکول۔

lii. 3. کیمبرج سکول آف انگلش۔

liii. 4. برٹش انٹرنیشنل اسکول۔

liv. 5. تربیت برٹش سکولز۔

<u>ترکی میں ہائیر ایجوکیشن (یونیورسٹی سطح کی تعلیم) کے ادارے۔</u>

lv. ترکی میں یونیورسٹی کی سطح پر دو طرح کے تعلیمی ادارے شامل ہیں۔

lvi. 1۔ سٹیٹ یونیورسٹی۔ (State uiversities)

lvii. 2۔ پرائیویٹ یونیورسٹی۔ (Private universities)

lviii. ترکی میں ریاستی یونیورسٹیز کا معیار تعلیم انتہائی بلند ہے، یہاں سائنسز، سوشل سائنسز، ادب، معاشیات، ثقافت اور دوسرے اہم فنون کی اعلی سطح کی تعلیم دی جاتی ہے، ان یونیورسٹیز میں اعلیٰ تعلیم مفت ہے اور ہر باصلاحیت نوجوان کو اس کا پورا موقع حاصل ہے کہ وہ اعلیٰ سطح کی تعلیم حاصل کر کے دنیا میں اپنے آپ کو منوا سکے۔

lix. عصر حاضر میں ترکی میں یونیورسٹیز کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ جاری ہے ، اس کے ساتھ ساتھ تحصیل علوم کے طالبین کیلئے رہائش اور دیگر ضروریات کے معاملات پر بھی خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ ۔[7] ذیل میں ایک چارٹ فراہم کیا جارہا ہے کہ جسکی مدد سے ترکی میں اعلیٰ سطح کے تعلیمی درجات کا نظام آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔

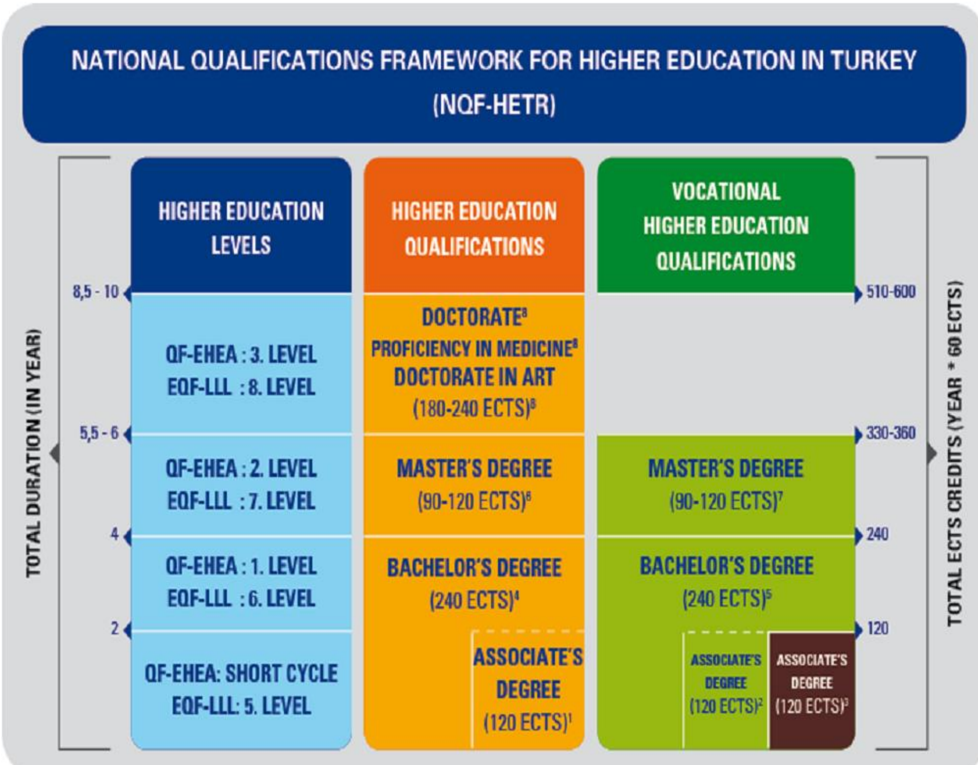

.lx

.lxi اسے National Qualifications Framework کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اسکے کچھ چیدہ نکات درج ذیل ہیں۔

- ⇐ ترکی میں اعلیٰ تعلیم کے لیے National Qualifications فریم ورک۔
- ⇐ ایسو سی ایٹ ڈگری، جس کا تعلق اکیڈمک انڈر گریجویٹ تعلیمی پروگرام سے ہے۔
- ⇐ ایسو سی ایٹ ڈگری ، جس کا تعلق انڈر گریجویٹ پیشہ ورانہ پروگرام سے ہے۔
- ⇐ ایسو سی ایٹ ڈگری پیشہ ورانہ پروگرام برائے ووکیشنل ہائیر سکولز (اعلیٰ ثانوی)۔
- ⇐ تعلیمی طور پر مبنی پروگرام۔

⇐ پیشہ ورانہ طور پر مبنی بیچلر ڈگری پروگرام۔

⇐ مقالہ کے ساتھ یا مقالہ کے بغیر تعلیمی اعتبار سے ماسٹر ڈگری پروگرام۔

⇐ مقالہ کے ساتھ یا مقالہ کے بغیر پیشہ ورانہ بنیاد پر ماسٹر ڈگری پروگرام۔

⇐ (پی ایچ ڈی) ڈاکٹریٹ پروگرام۔

lxii. طیب اردگان کی آمد اور ترکی میں جدید تعلیمی اصلاحات

lxiii. صدر طیب اردگان کی آمد کے بعد ترکی میں بڑے پیمانے پر اصلاحات ہوئی ہیں اور تعلیمی نظام میں اسلامی عنصر کو شامل کرنے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے تاکہ ترکی کی مذہبی روایت کا بھرپور طریقے سے احیاء ہوسکے اور ترکی کو اس اسلامی مزاج سے قریب کیا جاسکے جو ترکی کی قدیم اسلامی روایت رہا ہے، اس حوالے سے نچلی سطح پر مذہبی اسکولوں کے قیام سے لے کر اعلیٰ سطح کے تعلیمی درجات تک اس بات کا خاص خیال رکھا جارہا ہے کہ ترکی میں اسلامی فکری تعلیمی نظام کے راستے دوبارہ پروان چڑھ سکے۔

lxiv. پروفیسر مصطفیٰ Prof. Mustafa SİNANOĞLU (Faculty Dean) فیکلٹی ڈین اسلامک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف استنبول کے تعارفی صفحے پر ترکی میں اعلیٰ تعلیمی سطح پر اسلامی تعلیم کا نقشہ کچھ یوں پیش کرتے ہیں:

Islamic and Religious Studies Program.

The Islamic and Religious Studies Program focuses on Islamic Studies with extensive instruction in Arabic. The language of instruction is Arabic (at least 30%) as well as Turkish and 50% of the curriculum of the undergraduate program is taught in Arabic by native Arabic speaking academic staff. Therefore, students registered in these programs are required to take Arabic preparatory classes. Those who successfully complete all 6 levels of Arabic courses are rewarded with an educational trip to Jordan, where they take further Arabic courses at the University of Jordan to improve their Arabic language skills as well as attending some other courses related to their programs for a period of two-three months.[8]

صدر اردگان کی آمد کے بعد بڑے پیمانے پر ترکی کے تعلیمی نظام کو اسلامائز کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور سیکولر دور کے اثرات کو ختم کیا جارہا ہے۔ ترکی کہ جہاں بدیع الزماں سعید نورجیسی عظیم علمی شخصیات اور عدنان اوکٹر جیسے جدید اسلامی مفکرین پیدا ہوئے ،دوبارہ سے اپنی اصل کی طرف لوٹ رہا ہے اور امید ہے کہ وہاں پھر سے ایسی قوم پیدا ہوسکے گی جو مستقبل میں

اسلامی دنیا کی قیادت کر سکے۔ امام ہاتپ کے نام سے موسوم اسکول بھی اس مرد میدان کے دور حکومت میں معرض وجود میں آئے، نیز انہوں نے خود بھی استنبول کے ایک قدیم مذہبی اسکول میں تعلیم حاصل کی تھی۔

پاکستان اور ترکی کے نظام تعلیم کے مابین تقابلی جائزہ۔

ترکی کے نظام تعلیم کا تحقیقی مطالعہ کرنے کے بعد اب ذیل میں اس نظام تعلیم کا وطن عزیز پاکستان کے نظام تعلیم سے تقابل کیا جاتا ہے۔

1. ترکی میں ایک نظام تعلیم رائج ہے جب کہ پاکستان میں دو مختلف نظام تعلیم رائج ہیں ،ایک دینی مدارس کا نظام تعلیم اور دوسرا عصری اداروں کا نظام تعلیم۔

2. ترکی کا نظام تعلیم ریاست کے ماتحت ہے،اس کیلئے ایک منسٹری تشکیل دی گئی ہے کہ جسے(Ministry of National Education) کہا جاتا ہے،اس منسٹری کا کام ترکی میں تعلیمی نظم کو قائم رکھنے، نصاب تعلیم اور تعلیمی رجحانات کا جائزہ لینے، تعلیمی نظام اور نصاب میں جدید دور کے اعتبار سے تبدیلیاں کرنے، قوانین کی تشکیل، ان کا اجراء اور ایسے ہی دیگر دوسرے تعلیمی امور کی دیکھ بھال ہے۔ جبکہ دوسری طرف پاکستان کا نظام تعلیم اگرچہ ظاہری طور پر صوبائی اور وفاقی وزارت تعلیم کے ماتحت ہے لیکن باطنی صورتحال اس سے بالکل مختلف ہے،ملک کا ہر ادارہ اپنے آپ کو تعلیمی معاملات میں بالکل آزاد خیال کرتا ہے،وطن عزیز میں رائج دونوں نظام تعلیم کے ضمن میں جو ادارے آتے ہیں ان اداروں کا نصاب بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے مثلاً دینی مدارس کے پانچ بورڈ ہیں اور ہر بورڈ کا ایک مستقل نصاب ہے،اب حال ہی میں دو مزید بورڈ بھی بن چکے ہیں، اسی طرح عصری اداروں میں سرکاری تعلیمی اداروں کا الگ نصاب ہے جبکہ پرائیویٹ اداروں کا الگ نصاب ہے، پھر ان سرکاری اداروں میں سے بھی ہر ادارے کا مسقل الگ نصاب ہے، مثلاً کسی یونیورسٹی کے ایک ڈپاٹمنٹ کا نصاب دوسری یونیورسٹی کے اسی ڈپارٹمنٹ کے نصاب سے الگ ہے،اسی طرح پرائیویٹ انسٹیٹیوٹس میں بھی مختلف نصابات رائج ہیں، یہاں تک کہ بعض اوقات ایک گلی میں دو اسکول قائم ہوتے ہیں اور دونوں میں الگ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ تعلیمی امور کے حوالے سے اگر وزارت تعلیم کی طرف سے یا ملک کے کسی صاحب اختیار ادارے کی طرف سے کوئی احکامات صادر بھی ہو جائیں تو ان پر عمل بالکل نہیں کیا جاتا،اس کی ایک تازہ مثال کرونا وائرس کے دورانیہ میں جون اور جولائی کی چھٹیوں کی فیس کا معاملہ ہے،اس کے حوالے سے سرکاری سطح پر پرائیویٹ اسکولز کے

مالکان کو سختی سے تنبیہ کی گئی تھی کہ وہ کسی بھی بچے سے چھٹیوں کی فیس وصول نہیں کرینگے لیکن اس کے باوجود ان اداروں کے مالکان نے بغیر کسی ٹینشن کے اپنے طلباء سے دونوں مہینوں کی فیسیں وصول کی اور اس کے بعد بھی انہیں کسی قسم کی کوئی قانونی چارہ جوئی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

3. ترکی میں ہر فرد کا خواندہ ہونا ضروری ہے، یہ ممکن نہیں کہ ترکی کا کوئی شہری غیر تعلیم یافتہ رہ جائے، 6 سے 14 سال کی عمر کا ہر بچہ تعلیمی نظم کا حصہ ہونا انتہائی ضروری ہے، ترکی کے آئین کے مطابق تعلیم ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور وہاں اس آئینی اصول پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے، 2013ء سے پہلے صرف آٹھ سالہ پرائمری ایجوکیشن کو لازمی ایجوکیشن قرار دیا گیا تھا جب کہ 2013ء کے بعد پرائمری کے ساتھ سیکنڈری ایجوکیشن کو بھی لازمی تعلیم کے طور ہر شہری پر لازم کیا گیا ہے[9]، لہذا اب ترکی میں 12 سالہ تعلیم ہر شہری کے ذمہ لازم قرار دیا گیا ہے جبکہ پاکستان میں عملی طور پر ایسا کوئی طریقہ کار رائج نہیں ہے، انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ہیومن رائٹس واچ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی آبادی کے دو کڑوڑ پچیس لاکھ بچے اسکول کی تعلیم سے محروم ہیں۔ جس کی بنیادی وجہ سرکاری اسکولوں کی کمی، سرکاری اسکولوں میں معیاری تعلیم کا نہ ہونا اور پرائیویٹ اسکولوں کے بھاری بھرکم فیسوں کی ادائیگی کی استطاعت نہ ہونا ہے۔

4. ترکی کی موجودہ شرح خواندگی 95 فیصد ہے جبکہ پاکستان اکنامک سروے 22-2021 کے مطابق پاکستان کی شرح خواندگی 21-2022 میں 62 فیصد ہے، (شہری علاقوں کی شرح خواندگی 73 فیصد جب کہ دیہی علاقوں کی شرح خواندگی 52 فیصد تک ہے)، موجودہ شرح خواندگی 62 فیصد بھی اس صورت میں ہے کہ جب ملک میں صرف اپنے نام لکھنے والے افراد کو خواندہ تصور کیا جائے، ورنہ اگر حقیقی تعلیم یافتہ افراد کے اعتبار سے شرح خواندگی چیک کی جائے تو ماہرین تعلیم کے نزدیک شرح خواندگی صرف 27 فیصد تک رہ جائے گی۔[10]

lxv. شرح خواندگی کے اعتبار سے پاکستان کے بعد براعظم ایشیاء میں صرف افغانستان رہ جاتا ہے جہاں شرح خواندگی تیس فیصد تک ہے، UNDP کی ہیومین ڈیویلپمنٹ رپورٹ 2018ء کے مطابق پاکستان دنیا کے 189 ممالک میں سے 150 ویں نمبر پر ہے جس سے یہاں کی تعلیمی صورتحال اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔[11]

5. ترکی کے آئین میں مذکور ہے کہ

Compulsory education is free for every citizen.[12]

یعنی ضروری تعلیم ہر شہری کیلئے مفت ہے، ترکی میں موجودہ حکومتی قوانین کے مطابق Compulsory education میں آٹھ سالہ پرائمری ایجوکیشن اور چار سالہ سیکنڈری ایجوکیشن شامل ہے، یہ بارہ سالہ تعلیم ہر شہری کو حکومت کی طرف سے مفت دی جاتی ہے[13]، ترکی میں ریاستی سطح کے اسکولوں میں تعلیم مفت ہے اس کے علاوہ سرکاری یونیورسٹیوں میں بھی اعلی تعلیم ہر شہری کیلئے مفت ہے، نیز اپنے شہریوں کے علاوہ ترکی میں ہر سال بین الاقوامی طلباء کیلئے بھی ایک اسپیشل اسکالرشپ اناؤنس کیا جاتا ہے جس میں ان کیلئے معیاری تعلیم، قیام وطعام کی سہولتوں کے علاوہ معقول وظیفہ بھی دیا جاتا ہے، گویا ابتداء سے لیکر انتہائی اسٹیج تک ہر لیول پر تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی مقصد کیلئے ترکی میں 72 نان پرافٹ انسٹیٹیوٹس قائم کیے گئے ہیں ، ترکی میں سرکاری یونیورسٹیوں سمیت کئی ایک فاؤنڈیشن یونیورسٹیاں بھی قائم کی گئی ہیں جن کا مقصد ترکی کے شہریوں کو مفت تعلیم دینا ہے۔

ترکی کے برعکس پاکستان میں عملی طور پر مفت تعلیم کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا ہے، سرکاری تعلیمی اداروں میں اگرچہ سالانہ بنیاد پر فیس وصول کی جاتی ہے، تاہم اس فیس کی مقدار بھی کافی زیادہ ہوتی ہے اور وہاں کی پڑھائی کا معیار کافی کمزور ہوتا ہے جب کہ دوسری طرف پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں تعلیم کا معیار اگرچہ قدرے بہتر ہوتا ہے تاہم وہاں کافی بھاری بھر کم فیسیں وصول کی جاتی ہے جن کی ادائیگی کرنا عوام الناس کیلئے کافی مشکل بلکہ بعض اوقات ناممکن ہو جاتا ہے۔

6. ترکی کے اکثر اسکولوں میں عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے، اس مقصد کیلئے باقاعدہ طور پر امام خطیب کے نام سے اسکولز قائم کیے گئے ہیں، ان اسکولوں میں طلباء کو قرآن مجید کی قراءت سکھائی جاتی ہے جبکہ پاکستان کے اسکولوں میں دینی تعلیم کے حوالے سے صرف اسلامیات کے مضمون کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے تاہم اس مضمون میں بھی دینی علوم کے حوالے سے کوئی خاص مواد شامل نہیں ہوتا اور نہ ہی قرآن مجید کے سورتوں کی قراءت نصاب میں شامل ہوتی ہے، جس کی وجہ سے تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ میٹرک سے فراغت کے بعد طالب علم کی استعداد اس لیول پر بھی نہیں ہوتی کہ وہ میٹرک کی بنیاد پر قرآن مجید کی کسی سورت کی تلاوت کر سکے۔

7. ترکی میں ریاستی جامعات (Government Universities) کا معیار تعلیم انتہائی بلند ہے، ان میں سائنس، سوشل سائنس، ادب، معاشیات، ثقافت اور دوسرے فنون کی اعلی سطح کی تعلیم دی جاتی ہے اور ہر باصلاحیت نوجوان کو اعلی تعلیم حاصل کرنے کا پورا موقع حاصل ہوتا ہے، ترکی کی تمام یونیورسٹیاں مغربی ممالک کے جدید نصاب کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیم فراہم کرتی ہے، ترکی کی جامعات میں داخلہ لینے کیلئے سیکنڈری ایجوکیشن کے بعد دو ٹیسٹ پاس

کرنے پڑتے ہیں اس کے بعد کہیں جا کر ان یونیورسٹیوں میں داخلہ ملتا ہے۔ دوسری طرف پاکستانی جامعات میں سے اکثر جامعات کا معیار تعلیم انتہائی کمزور ہے جس کی ایک بنیادی وجہ جامعات میں پرائیویٹ ایڈمشن سسٹم ہے ، پرائیویٹ ایڈمشن کی صورت میں طلباء باقاعدہ طور پر کسی استاد سے تعلیم حاصل نہیں کرتے بلکہ وہ گائیڈ سے تیاری کر کے امتحان دے دیتے ہیں، بناء بریں پاس ہونے کے باوجود طالب علم کو اس مضمون پر دسترس حاصل نہیں ہوتی، نیز ریگولر ایڈمیشن کی صورت میں بھی بعض جامعات میں حاضری پر توجہ نہیں دی جاتی، بناء بریں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ طالب علم نے ریگولر ایڈمشن لینے کے باوجود دس فیصد کلاسیں بھی نہیں لی ہوتی، جس کی وجہ سے ان کی صلاحیتوں میں کسی بھی قسم کا نکھار پیدا نہیں ہوتا، اس کے علاوہ پاکستانی جامعات میں عموماً گریجویشن (BA) اور ماسٹر لیول (MA) تک ایڈمشن کیلئے کوئی ایڈمشن ٹیسٹ نہیں دینا پڑتا بلکہ صرف سابقہ کلاس کا سرٹیفیکٹ موجود ہونا ایڈمشن کے حصول کیلئے کافی ہوتا ہے البتہ جامعات میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے داخلہ کیلئے ایڈمشن ٹیسٹ کے مرحلے سے گزرنا پڑتا ہے۔

8. پاکستان میں طبقاتی تعلیم کا سلسلہ رائج ہے جب کہ ترکی کا نظام تعلیم اس وبا سے بالکل پاک ہے، وہاں پر جس اسکول میں صدر اور وزیر اعظم کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں اسی اسکول میں ملک کے ایک عام شہری کے بچے بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

9. پاکستانی نظام تعلیم میں نقل کا بڑھتا ہوا رجحان پایا جاتا ہے، میٹرک بورڈ کے امتحان میں نقل کرنے کو عموماً طلباء اپنا ایک حق سمجھتے ہیں، اسکول انتظامیہ اس معاملے میں کسی بھی قسم کی پابندی کو قبول کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار نہیں ہوتی، نیز یہ ایک ایسا خود ساختہ حق ہے کہ سال کے ابتداء سے ہی انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اپنے طلباء کو اچھے نمبروں سے پاس کروانے کیلئے سالانہ امتحان میں انہیں یہ سہولت میسر ہوگی جس کی وجہ سے وہ پورے سال تعلیم پر کوئی خاص توجہ نہیں دیتے، میٹرک کے بعد ماسٹر لیول تک کراچی کے تعلیمی اداروں میں ایک ملا جلا ماحول پایا جاتا ہے، یعنی بعض جامعات میں سختی جبکہ بعض دوسری جامعات میں نرمی کی فضاء پائی جاتی ہے، اس کی بنیادی وجہ قوانین کے نفاذ کے ضمن میں حکومت کی عدم دلچسپی ہے، اس کی ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ میٹرک بورڈ کے ذمہ داران کو اچھی طرح یہ بات معلوم ہے کہ میٹرک کے امتحانات میں نقل کا ایک بڑھتا ہوا رجحان ہے اس کے باوجود اس کی روک تھام کیلئے کسی بھی قسم کی کوشش نہیں کی جاتی۔ دوسری طرف ترکی کے تعلیمی اداروں میں مبتدی لیول سے منتہی لیول تک نقل کرنا تو دور کی بات ہے، نقل کے متعلق کوئی طالب علم سوچ بھی نہیں سکتا، اس لئے وہاں روزانہ کی بنیاد پر طلباء اپنی حاضری یقینی بناتے ہیں، محنت اور توجہ

کے ساتھ تعلیمی عمل میں شریک رہتے ہیں اور پوری تیاری کے ساتھ امتحان میں شرکت کرتے ہیں، اسی وجہ سے انہیں اس مذموم عمل کی نوبت ہی نہیں آتی۔

10. وطن عزیز کے معیار تعلیم کی پسماندگی کی ایک بڑی وجہ تعلیمی بجٹ کی کمی ہے، ملکی بجٹ میں تعلیم کیلئے صرف دو فیصد حصہ مختص کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جہاں ایک طرف تعلیم کی سہولت سے لاتعداد شہری محروم ہیں تو دوسری طرف تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولتوں کا بھی فقدان ہے، اکثر سرکاری اسکولز میں طلباء کو بیٹھنے کیلئے ڈیکسیں تک میسر نہیں ہیں، تعلیمی اداروں میں کھڑکیوں اور دروازوں تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، اس کے علاوہ طلباء کو دوسرے بھی بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑرہاہے، جبکہ دوسری طرف ترکی میں اپنے شہریوں کیلئے تو کیا بلکہ غیر ملکی طلباء کیلئے بھی انتہائی اعلی سطح کی سہولتیں میسر ہے، اسکالرشپ حاصل کرنے والے طلباء کیلئے ہر ماہ اسکالرشپ کے علاوہ سرکاری ہوٹلوں میں طعام اور قیام کی سہولت میسر ہے، اس کے علاوہ معیاری تعلیم، روزمرہ کی ضروریات اور یونیورسٹی کے اخراجات کیلئے وظیفہ، طبی سہولتیں ،ایک سال ترکی زبان کا کورس اور پہلی دفعہ ترکی آنے اور اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وطن واپسی کا ٹکٹ بھی دیا جاتا ہے، جب اتنا اعلی رویہ غیر ملکی طلباء کے ساتھ اپنایا جاتا ہے تو اس سے اندازہ لگانا چاہیے کہ اپنے شہریوں کے لئے ان کے تعلیمی اداروں میں کس معیار کی سہولتیں میسر ہونگی۔

11. پاکستانی نظام تعلیم کی پستی کی ایک وجہ بے روزگاری اور طلباء کی مستقبل سے ناامیدی ہے، طلباء کی اکثریت اس مسئلے کا شکار ہے کہ تعلیم کے حصول کے بعد روزگار کا حصول یقینی نہیں ہے، اسی وجہ سے وطن عزیز کے ایسے بے شمار شہری ہیں جو کہ اعلی تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود روزگار کے مسائل سے دوچار ہیں، جس کی وجہ سے آئے دن خودکشی جیسے ناخوشگوار واقعات بھی رونما ہوتے ہیں، تعلیمی اداروں میں سیاسی جماعتوں کی بلاواسطہ یا بالواسطہ مداخلت نے تعلیمی نظام کو بالکل کھوکھلا کر دیا ہے، اس مداخلت نے میرٹ کی بالکل دھجیاں بکھیر دی ہے، ہر کام صرف سفارش یا رشوت کے بل بوتے پر ہونے لگا ہے، سیاسی جماعتوں کے قائدین صرف اپنے کارکنوں کو توجہ دیتے ہیں خواہ ان کے مقابلے میں کوئی اعلی تعلیم یافتہ امیدوار ہی کیوں نہ ہو، اس ناامیدی کی وجہ سے لوگ تعلیم سے کنارہ کشی اور کوئی دوسرا مشغلہ اختیار کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں، جبکہ دوسری طرف ترکی کے صدر رجب اردگان نے چند سال قبل غیر ملکی طلباء کیلئے یہ اعلان کیا تھا کہ "ماضی میں غیر ملکی طلباء کو ترکی میں دوران تعلیم اور تعلیم کے بعد نوکری کی اجازت نہیں تھی لیکن اب قوانین میں ترامیم کرتے ہوئے ترکی کے دروازے غیر ملکی طلباء کیلئے پوری طرح کھول دیئے گئے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ ہم صرف

یونیورسٹیوں کے دروازے ہی ان کیلئے نہیں کھول رہے بلکہ اپنے دل کے دروازے بھی ان کیلئے کھول رہے ہیں تاکہ وہ یہاں ترکوں کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہو سکیں"[14] جس جگہ غیر ملکی طلباء کے ساتھ ایسا رویہ برتا جارہا ہو تو وہاں اپنے ممالک کے طلباء کے ساتھ روزگار کے حوالے سے کیا معاملہ برتا جائے گا، اس کا اندازہ ہر ذی عقل انسان خود ہی لگا سکتا ہے۔

12. پاکستانی جامعات کے زیر تعلیم طلباء میں نظم وضبط کا فقدان پایا جاتا ہے، جہاں ایک طرف تعلیم کی طرف رجحان بہت کم ہے تو وہاں دوسری طرف منشیات اور دوسرے اخلاق سوختہ امور کے مسائل بہت عام ہیں، جبکہ ترکی کے تعلیمی اداروں میں نظم اور ضبط اور دوسرے متعلقہ امور پر خاص توجہ دی جاتی ہے، اور تعلیم مخالف سرگرمیوں پر انتہائی سخت قسم کی پابندی ہے جس کی وجہ سے ایسی شکایات وہاں بالکل ناپید ہیں۔

مذکورہ بالا سطور میں جن امور کی نشاندہی کی گئی ہے یہ وہ امور ہیں جو پاکستان اور ترکی میں رائج نظام تعلیم کے تحقیقی اور تقابلی مطالعہ کے نتیجے میں ذکر کیے گئے ہیں ، وطن عزیز کے نظام تعلیم میں بہتری کیلئے یہ تمام امور انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، اگر ان دونوں ممالک کے نظامہائے تعلیم کا مزید گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو مختلف جہات کے اعتبار سے مزید غور طلب امور بھی سامنے آسکتے ہیں تاہم فی الحال صرف اسی پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ان تمام ذکر کردہ امور کا اگر بالاستیعاب مطالعہ کیا جائے تو جو حقیقت سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ ترکی کا نظام تعلیم ہر لحاظ سے پاکستانی نظام تعلیم کے مقابلے میں معیاری ہے اسی وجہ سے وہاں کی شرح خواندگی پاکستان کی شرح خواندگی سے بہت بہتر ہے اور ترقی یافتہ ممالک کی شرح خواندگی کے مساوی ہے، وطن عزیز کے معیار تعلیم کی بلندی کیلئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ان تمام امور سے متعلق عملی اقدامات کیے جائیں جو اس آرٹیکل میں ترکی کے نظام تعلیم کے حوالے سے ذکر کیے گئے ہیں، اس طرح ان شاءاللہ تعالی پاکستان کا تعلیمی معیار بلند ہو جائے گا اور وطن عزیز کا شمار تعلیمی میدان میں بہت جلد ہی ترقی یافتہ ممالک کی صفوں میں ہو گا۔

حواشی وحوالہ جات

[1]. Countrymeters کی رپورٹ 2022، ترکی کی شرح خواندگی۔
https://countrymeters.info/en/Turkey#:~:text=Literacy%20of%20population,able%20to%20read%20and%20write.

[2] عزیر، ڈاکٹر محمد عزیر، تاریخ دولت عثمانیہ، جلد دوم، صفحہ 324، دارالمصنفین، دہلی۔

[3]. E. Özdalga Swedish Research Institute in Istanbul, Istanbul, Turkey,Department of Political Science, Ankara University, Turkey, Ankara, Turkey

[4] . The Education System of Turkey described and compared with the Dutch system/Nuffic/Version 4 July 2019
file:///C:/Users/Mufti%20Nisar%20Akhter/Downloads/education-system-turkey.pdf

[5] . ترکی میں ایک چوتھائی قابل طلباء اب امام وخطیب اسکولوں میں جائیں گے، ڈبلیوڈی اکیڈمی کی رپورٹ۔
https://www.dw.com/ur/%D8%AA%D8%B1%DA%A9%DB%8C-%D8%A7%DB%8C%DA%

[6] ۔ ترکی کے اسکول میں مذہبی تعلیم کا اجراء، دنیا نیوز چینلز
https://www.urduvoa.com/a/turkey-29sep2012/1517419.html

[7] ۔ ترکی اور تعلیم۔53، ٹی آر ٹی اردو ڈاٹ کام
https://www.trt.net.tr/urdu/slslh-wr-prwgrm/2015/01/09/trkhy-wr-t-lym-53-179287

[8] .International Faculty of Islamic and Relegious studies, Istanbul 29 Mayis University.
https://english.29mayis.edu.tr/international-faculty-of-islamic-and-religious-studies-29.html

[9]. The Education System of Turkey described and compared with the Dutch system/Nuffic/Version 4 July 2019

[10]Chrome.extension://efaidnbmnnnibpcajpcglclefindmkaj/https://www.finance.gov.pk/survey/chapter_22/Economic%20Survey%202021-22.pdf

[11]. Pakistan Economic Servey 2018-19,page 158,Finance Division Govt of Pakistan

[12]. Education system in Turkey,All about Turkey With acertified professional Tour Guide in Turkey, Burak Sansal
http://www.allaboutturkey.com/education.htm

[13]. The Education System of Turkey described and compared with the Dutch system/Nuffic/Version 4 July 2019

[14] - ترکی میں غیر ملکی طلباء کیلئے ملازمت کی خوشخبری، ڈاکٹر فرقان حمید، RTE Urdu، 16 مئی 2018ء
https://www.rteurdu.com/foreign-students-in-turkey-can-work-now/